

## 34778- حج کے مطلوبہ آثار و مقاصد

### سوال

میں نے بیت اللہ جانے والے حجاج کرام کا ٹیلی ویژن پر مشاہدہ کیا تو میرے اندر غم پریشانی متحرک ہوئی اور اس عظیم اجتماع کو دیکھتے ہوئے آنسو بہنے لگے۔۔ کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا اور بہت بڑی کامیابی حاصل کرتا۔۔

جناب والا میرا سوال یہ ہے کہ: کیا مسلمان اور اہل اسلام پر اس اجتماع کے کچھ اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں؟ اور بیت اللہ کی طرف جانے والی حاجی سے کیا چیز مطلوب ہے اور اسے کیا یاد کرنا چاہیے؟

### پسندیدہ جواب

ہم آپ کے اس اہتمام اور سوال کرنے پر بہت شکر گزار ہیں، اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ حج کرنے والے شخص کے گناہ معاف فرمائے، اور جس نے حج نہیں کیا اسے مرغوب چیز کا حصول ہو اور غلط اور ڈراؤنی چیز سے نجات ملے۔۔ آمین۔۔ آمین۔

حج کے مقاصد بہت ہی عظیم ہیں اور اس کے اہداف بہت ہی قیمتی ہیں جن میں سے چند ایک آپ کے لیے ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

1- ابراہیم علیہ السلام سے لیکر ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک انبیاء کے ساتھ ربط اور تعلق اور حاجی کا مکہ مکرمہ کی حرمت کی تعظیم کرنا، جب حاجی مشاعر مقدسہ میں حج کے اعمال ادا کرنے کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ جا رہا ہوتا ہے تو یہ یاد کرتا ہے کہ ان پاکیزہ علاقوں میں مطہرین انبیاء کرام بھی آیا جایا کرتے تھے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ: ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے ماہین چلے اور ایک وادی میں سے گزرے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

یہ وادی کونسی ہے؟ تو صحابہ کرام نے جواب دیا وادی ازرق ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

گویا کہ میں اللہ تعالیٰ کے رسول موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔۔ انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں رکھی ہوئی ہیں اور اونچی آواز سے اللہ تعالیٰ کے لیے تبلیغہ کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر چل پڑے اور ایک گھاٹی پر پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ گھاٹی کونسی ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا ہرشی یا لفت ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: گویا کہ میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں وہ اپنی سرخ اونٹنی پر سوار ہیں اور انہوں نے اونٹی جبہ زیب تن کر رکھا ہے اور ان کی اونٹنی کی لگام نرم چھال کی ہے اس وادی سے تبلیغہ کہتے ہوئے گزر رہے ہیں۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (214)۔

2- لباس کی سفیدی اور صفائی باطنی طہارت اور دل کی صفائی اور رسالت اور منہج کی سفیدی کی طرف اشارہ ہے، اور اس میں زینت کو ختم کرنا اور مسکنت فقیری کا اظہار اور موت کی یاد دہانی ہے کہ جب کفن کے مشابہ دو کپڑوں میں احرام باندھا جاتا ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس جانے کی تیاری میں ہے۔

3- میقات سے احرام باندھنا اللہ تعالیٰ کی غلامی اور عبادت اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری اور اس کی شریعت اور حکم کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہے، تو اس طرح میقات سے احرام کے بغیر کوئی بھی تجاوز نہیں کرتا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم اور شرع ہے جو اللہ تعالیٰ نے مشروع کیا ہے، اور اس میں وحدت امت اور اس کا نظم و ضبط پایا جاتا ہے کہ میقات کی تحدید میں تفرقہ اور اختلاف نہ پایا جائے۔

4- حج پہلے لحظہ سے ہی توحید کی علامت اور شعار ہے جسے حاجی اختیار کر لیتا ہے۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

پھر توحید کا اعلان کرتے ہوئے تلبیہ اس طرح کہا:

لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك

حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، یقیناً تعریفیات تیری ہی ہیں اور نعمت اور بادشاہی بھی تیرے ہی لیے، تیرا کوئی شریک نہیں۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (2137)

آپ اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (21617) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

5- آخرت کی یاد دہانی کہ جب لوگ ایک جگہ یعنی میدان عرفات وغیرہ میں جمع ہوتے ہیں تو کسی میں بھی فضیلت نہیں ہوتی بلکہ وہ اس جگہ سب برابر ہوتے ہیں اور کسی کو بھی کسی پر فضیلت نہیں رہتی۔

6- حج وحدت واجتماعیت کا شعار اور علامت ہے جس میں سب لوگوں کا لباس بھی ایک جیسا اور ان کے اعمال اور علامات و شعار بھی ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں اور ان کا قبلہ اور جگہیں بھی ایک، لہذا کسی کو بھی کسی ایک پر فضیلت نہیں رہتی بادشاہ اور رعایا، غنی اور فقیر سب ایک ہی پلڑے میں ہوتے ہیں۔

حقوق اور واجبات میں سب لوگ برابر ہیں اور ان کے مابین اس حرمت والے گھر میں کوئی فرق نہیں ان کے رنگوں اور شہریت میں کوئی فرق نہیں رہتا اور نہ ہی کسی کے لیے ان کے مابین فرق کرنا جائز ہے۔

مشاعر میں ایک جیسے۔۔ شعائر و علامات میں ایک جیسے، ان سب کے اہداف بھی ایک اور کام بھی ایک ہی طرح کے۔

قول میں بھی ایک ہیں: سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے، کسی عربی کو کسی عجمی پر اور نہ ہی کسی گورے کو سیاہ پر فضیلت حاصل ہے، لیکن تقویٰ و پرہیزگاری میں۔

دو دہلیں سے بھی زیادہ مسلمان ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ ایک ہی لباس میں کھڑے ہوتے ہیں ان سب کا ہدف بھی ایک اور ایک ہی مقصد ہوتا ہے وہ اپنے رب کو پکار رہے ہوتے ہیں اور اپنے ایک ہی نبی کی اتباع و فرمانبرداری کرتے ہیں، تو اس سے بڑھ کر وحس و اجتماعیت کیا ہوگی؟

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

• جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ اور مسجد حرام سے روکنے لگے جسے ہم نے تمام لوگوں کے لیے مساوی کر دیا ہے وہیں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک مذاہب چمھائیں گے۔ (الحج 25)۔

7- لباس اور رہائش میں قناعت اختیار کرنے کا درس اور تربیت کہ حاجی نے کپڑے کے دو ٹکڑے زیب تن کیے ہوتے ہیں اور تقریباً سونے کی جگہ پر ہی رہائش اختیار کی ہوتی ہے جو اسے کافی رہتی ہے۔

8- مسلمانوں کے اس عظیم اجتماع سے کفار اور گمراہ لوگوں کا ڈرنا اور خوفزدہ ہونا، اگرچہ وہ کئی جگہوں اور ملکوں میں بس رہے ہیں اور مختلف ہیں اس اختلاف کے باوجود صرف ان کا ایک ہی جگہ اور ایک ہی وقت جمع ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس کے علاوہ کہیں اور بھی جمع ہوسکتے ہیں۔

9- مسلمان کے مابین اجتماعیت اور الفت کی اہمیت اجاگر کرنا، آپ دیکھتے ہیں کہ ہر ایک مسلمان نے علیحدہ علیحدہ سفر کیا اور کسی دور دراز علاقے سے آیا لیکن حج میں اسے آپ ایک گروپ اور مجموعہ میں دیکھیں گے۔

10- باوثوق ذرائع سے مسلمانوں کے حالات و واقعات کا تعارف ہونا، وہ اس طرح کہ ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے بلا واسطہ اس کے ملک میں بسنے والے مسلمانوں کے حالات سے واقف ہوتا ہے۔

11- عام مسلمانوں کے مابین تجربات اور نفع والی اشیاء کا تبادلہ۔

12- اہل علم اور حل و عقد کا سب ممالک سے آکر ایک جگہ اکٹھے ہونا اور مسلمانوں کے حالات و واقعات اور ان کی ضروریات پر غور فکر کرنا اور ان کے تعاون کی اہمیت کا اظہار۔

13- مشاعر مقدسہ میں وقوف سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ثبوت کہ جب رونے زمین پر سب سے افضل اور اعلیٰ ترین مقام بیت اللہ کو چھوڑ کر میدان عرفات میں وقوف کرنا یہ صرف اس کی عبادت کے لیے ہی ہے۔

14- گناہوں کی بخشش: کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(جو بھی حج میں فتن و فجو اور غلط باتیں نہ کرے تو وہ حج سے اس طرح واپس آتا ہے کہ اسے آج ہی اس کی ماں نے جنم دیا ہو)۔

15- گنہگاروں کے لیے امید کا دروازہ کھولنا اور ان مشاعر مقدسہ میں معصیت و گناہ کو چھوڑنے پر ان کی تربیت کرنا، وہ اس طرح کہ دوران حج اور مشاعرہ مقدسہ میں وہ اپنی بہت ساری غلط عادات سے چھٹکارا حاصل کر لیتے ہیں۔

16- یہ بیان کرنا کہ دین اسلام نظم و ضبط والا دین اور اس میں کوئی بھی چیز نظم کے بغیر نہیں پائی جاتی، کہ حج کے سارے احکامات اور مناسک اور وقت میں نظم پایا جاتا ہے اور ہر ایک عمل اور کام اپنی جگہ اور اس کے محدود وقت میں کیا جاتا ہے۔

17- خیر و بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے کی ترتیب نفس، اور اس کے ساتھ ساتھ بخل اور حسد سے دوری اختیار کرنے کی تربیت، کیونکہ حاجی اپنے حج کے لیے بہت ساری رقم سواری پر اور اپنے راستے میں اور مشاعرہ مقدسہ میں خرچ کرتا ہے۔

18- اللہ تعالیٰ کی نشانیوں اور شعائر کی تعظیم کرنے کے ساتھ دلوں میں تقویٰ و پرہیزگاری پیدا کرنا اور دلوں کی اصلاح کرنا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں اور شعاہت کی تعظیم کرتا ہے یہ دلوں میں تقویٰ و پرہیزگاری کی وجہ سے ہے﴾۔

19- غمی اور مالدار لوگوں کی لباس اور رہائش میں امتیاز ترک کرنے میں تربیت اور انہیں لباس اور مشاعرہ مقدسہ اور طواف اور سعی اور رمی جمرات میں فقراء مساکین کے مابین برابری، اور ان سب اشیاء میں ان کی تواضع و انکساری میں تربیت پائی جاتی ہے اور اس سے دنیا کی حقارت کی معرفت ہوتی ہے۔

20- حاجی کا ایام حج میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری پر ہمیشگی کرنا کہ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ اور ایک عمل سے دوسرا عمل کرتا ہوا اللہ کی اطاعت کر رہا ہے اور یہ سب کچھ ایک سالانہ دورے کی حیثیت رکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا دورہ کہلاتا ہے۔

21- لوگوں کے ساتھ احسان کرنے کی تربیت نفس ہوتی ہے، لہذا راہ بھولنے والے شخص کی راہنمائی کی جاتی ہے اور جاہل کو علم سکھایا جاتا ہے، اور فقیر مسکین کی مدد و تعاون کیا جاتا ہے، اور عاجز اور کمزور کے ساتھ مل کر کھڑا ہوا جاتا اور اس سے تعاون کیا جاتا ہے۔

22- اخلاق حسنہ سے مزین ہوا جاتا ہے، حج میں علم و بردباری اور مخلوق کی تکلیف پر برداشت کا مادہ پیدا ہوتا ہے، کیونکہ حاجی کے لیے ازدحام اور جھگڑا وغیرہ جیسے حادثات کا پیش آنا ایک ضروری چیز ہے اور اسے اس پر صبر کرنا کا حکم دیا گیا ہے :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿حج کے مہینے مقرر ہیں لہذا جو بھی ان میں حج کو فرض کر لے تو وہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے بچتا رہے﴾۔

23- صبر اور مشقت برداشت کرنے کی تربیت مثلاً گرمی برداشت کرنا اور طویل اور لمبا سفر، اور اپنے اہل و عیال سے دوری اور سخت ازدحام میں مشاعرہ مقدسہ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔

24- پہلی غلط قسم کی عادات اور رسم و رواج ختم کرنے کی تربیت، وہ اس طرح کہ حاجی کو احرام کی حالت میں اپنا سر ننگا رکھنے کا حکم ہے اور وہ لباس نہیں پہن سکتا تو اس طرح اسے وہ کچھ ترک کرنا ہوگا جو اس کی عادت بن چکی تھی اور اسی طرح کھانے پینے اور رہائش میں بھی اسے بہت کچھ ترک کرنا ہوگا۔

25- صفامروہ کے مابین سعی کرنے میں اس بات کی یاد دہانی ہے کہ جو بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور اس پر توکل کرے اور اس کے دین کا التزام کرے تو وہ اسے ضائع نہیں کرے گا بلکہ اس کے درجات بلند کرتا ہے، دیکھیں یہ ام اسماعیل ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ حاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں انہوں نے جب ابراہیم علیہ السلام کو یہ کہا کہ کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا جی ہاں، حاجر کہنے لگیں پھر اللہ تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔

26- اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہونے کی تربیت نفس: کہ جتنی بھی سختی اور شدید مشکلات کا سامنا ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی ان مشکلات سے نکلنے والا اور اس کے ہاتھ میں ہی آسانی پیدا کرنا ہے، دیکھیں یہ ام اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں ان کا بچہ ہلاک ہونے کے قریب پہنچ چکا ہے اور وہ اس مشکل سے نکلنے اور آسانی کو تلاش کرنے کے لیے ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی پر بھاگ رہیں ہیں، تو پھر اس مشکل سے نجات بھی ایسے آئی کہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔

جب ایک فرشتہ آیا اور زمین پر پاؤں مار کر زمزم کا چشمہ نکالا جس میں دلوں اور جسموں کی بیماریوں کا علاج ہے۔

27- ان مشاعرہ مقدسہ میں حاجی اللہ تعالیٰ کی میزبانی سے شرفیاب ہوتے اور اسے یاد کرتے ہیں، کیونکہ یہ اجتماع نہ تو کسی حکومت اور نہ ہی کسی کمیٹی اور کسی بادشاہ اور صدر کی دعوت پر بلایا گیا ہے بلکہ اس کی دعوت تو اللہ رب العالمین نے دی ہے، اور اسے ایسا اجتماع اور مقام بنایا ہے کہ جس میں سب مسلمان ایک دوسرے کو برابری اور مساوات سے ملتے ہیں، جس میں

کسی ایک کو بھی کسی دوسرے پر فضیلت نہیں ہوتی۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو، لوگ تیرے پاس پاپیادہ بھی آئیں گے اور دلچے پتے اونٹوں پر بھی دو دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے﴾۔ الحج (27)۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مسافروں میں سے اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والے تین قسم کے لوگ ہیں، غازی، حاجی اور عمرہ کرنے والا) دیکھیں سنن نسائی حدیث نمبر (2578) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح سنن نسائی (2462) میں صحیح قرار دیا ہے۔

28- مومنوں سے دوستی اور محبت : اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان کے عین مطابق ہے :

(بیشک تمہارا خون اور تمہاری عزتیں اور تمہارے مال و دولت تم پر اس حرمت والے دن اور اس حرمت والے مہینہ اور اس حرمت والے شہر کی طرح حرام ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (65) صحیح مسلم حدیث نمبر (3180)۔

29- موسم حج میں مکمل طور پر مشرکوں اور کفار سے علیحدگی ہوتی ہے اور انہیں کسی بھی طریقہ سے اس اجتماع میں حاضر ہونے سے منع کیا گیا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ حرم کی حدود میں بھی ان کا داخل ہر وقت اور کسی بھی مقصد کے لیے ممنوع ہے اور انہیں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اے ایمان والو! بے شک مشرک بالکل ناپاک اور نجس ہیں وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس بھی نہ بھینچنے پائیں، اگر تمہیں مظہی اور غریب ہونے کا خدشہ ہے تو اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو تمہیں اپنے فضل سے دولت مند کر دے گا، بیشک اللہ تعالیٰ علم والا اور حکمت والا ہے﴾۔ التوبہ (28)۔

اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حج میں مجھے بھی ان اعلان کرنے والوں میں بھیجا جو یوم النحر (یعنی دس ذوالحجہ) کو منیٰ میں یہ اعلان کر رہے تھے :

اس سال کے بعد کوئی بھی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے۔

اللہ تعالیٰ ہی زیادہ علم رکھنے والا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔